کنز المدارس کے نصاب کے مطابق

شرح الوقاية

تاليف

صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود المحبوبي رحمه الله

مع حاشيه

تكملة

عمدة الرعاية

للشيخ فتح محمد التائب رحمه الله

ششماہی اول

نشان منزل
NISHAN MANZIL PUBLICATIONS

نشانِ منزل پبلی کیشنز

CamScanner

M T W T F S DATE:

سرقہ کا حکم:

کاٹنا

اگر مکلف آزاد چوری کرے

یا غلام نصاب کے مطابق چوری کرے۔

شبہ کے علاوہ۔

ان سب کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

کس جگہ سے چوری کرے

گھر سے چوری کرے

یا صندوق سے چوری کرے

یا کسی مجلس سے چوری کرے وہ راستہ میں

ہو یا مسجد میں ہو

تو سب سے چوری ثابت ہو تو ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

اگر ایک مرتبہ اقرار کرے چور

یا دو مرد گواہی دے دیں۔

قاضی سوال کرے گا۔

کس طرح چوری کی۔

کسے کی چوری۔

کب کی چوری۔

کہاں کی چوری۔

کتنی کی چوری۔

چور کون ہے۔

صاحب وقائیہ

نام نسب :-

شارح وقائیہ کا نام عبید اللہ ہے۔

لقب :

صدر الشریعۃ الاصغر۔

والد :-

مسعود ہے۔

دادا :-

محمود ہے۔

لقب :-

تاج الشریعۃ ہے۔

علامہ دمیاطی نے تعلیق الانوار علی رد المحتار
شیخ محمد مرتضی حسینی تاریخ بخارا اسے محل علامہ قاموری
رومی نے کتاب اعلام الاخیار فی طبقات فقہاء مذہب
النعمان المختار علامہ ازبہقی نے مدینۃ العلوم میں
بھی ذکر کیا ہے۔ علامہ قہستانی نے جامع الرموز میں
اور ملا لطف اللہ نے حواشی شرح میں دادا کا نام عبید اللہ
محمد بتایا ہے اور پردادا کا نام احمد ہے اور لقب صدر الشریعۃ
الاکبر ہے۔ اور پردادا کے باپ کا نام عبید اللہ ہے اور
لقب جمال الدین ہے اور کنیت ابو المقادم اور عبید اللہ جمال الدین
کے والد کا نام ابو حلیم ہے۔ آخر میں آپ کا نسب حضرت
عبادہ بن صامت سے ملتا ہے۔

شرح وقائیہ

قسم کی اقسام

۱: غموس ۲: لغو ۳: منعقدہ

غموس :

جان بوجھ کر کسی گزشتہ چیز کی قسم کھانا مثلاً: کسی نے کہا خدا کی قسم فلاں بندے نے کھانا کھا لیا ہے۔ لیکن کھایا نہیں تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ نہیں کھایا اسکو یمین غموس کہتے ہیں۔

حکم :

غموس میں سخت گناہ گار ہوگا اور توبہ و استغفار کرنا ہوگا مگر اس قسم پر کفارہ نہ ہے۔

لغو :

وہ قسم ہے کہ کوئی شخص اپنے خیال میں تو سچی قسم کھائے لیکن حقیقت میں وہ جھوٹی تھی۔

مثلاً ایک طالب علم نے دوسرے سے کہا زید مدرسے

شجرہ نسب

شجرہ نسب یہ ہے صدر الشریعۃ الاصغر عبیداللہ بن مسعود بن تاج الشریعۃ محمود بن صدر الشریعۃ الکبر احمد بن جمال الدین ابی المکارم عبیداللہ بن ابراہیم بن احمد بن عبدالملک بن عمیر بن عبدالعزیز بن محمد بن جعفر بن خلف بن ہارون بن محمد بن محمد بن محبوب بن الولید بن عبادہ بن صامت الانصاری المحبوبی

تحصیلِ علوم

شارح وقایہ اپنے وقت کے امام جامع المعقول والمنقول محدث جید بے مثل فقیہ علم تفسیر، علم خلاف، جدل، نحو، لغت، ادب و کلام اور منطق وغیرہ کے مجتہد عالم تھے علم کی تحصیل اپنے دادا تاج الشریعہ وغیرہ اکابر علماء سے کی تھی آپ کے خاندان سے نسل در نسل فضل و کمال منتقل ہوتا رہا آپ کے جدِ امجد صدر شریعہ الاکبر سے مشہور ہوئے تو آپ صدر الشریعہ اصغر کہلائے حافظ ابو طاہر محمد بن حسن بن علی نابلی صاحب فصل خطاب محمد بن محمد بخاری مشہور بخواجہ پارسہ وغیرہ آپ کے شاگرد رشید ہیں۔

آیا ہے دوسرے نے زید کی عدم موجودگی کی خبر دے کر کہا کہ نہیں آیا حالانکہ وہ آیا تھا اس قسم کو لغو کہتے ہیں

حکم؟

لغو کا حکم اس قسم میں نہ ہی گناہ ہے نہ ہی کفارہ ہے۔

منعقدہ :

کسی نے زمانہ مستقبل (میں) کی قسم کھائی مثال کہا خدا کی قسم کل روزہ رکھوں گا۔

منعقدہ کی اقسام :

منعقدہ کی تین قسمیں ہیں۔

۱: یمین فور

۲: یمین مرسل

۳: یمین موقط

یمین فور کی تعریف؟

کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے اس کو یمین فور کہتے ہیں
مثلاً: عورت گھر سے نکلنے کا ارادہ کر رہی تھی شوہر نے کہا اگر تو نکلی تو تجھے طلاق ہے اسی وقت اگر وہ نکلی تو طلاق ہو گی۔ اور اگر

اس وقت پوری کی کچھ دیر بعد دیکی تو طلاق نہیں ہوئی۔ اس

حکم؟

ایسی قسم میں اگر فوراً وہ بات ہو گی تو ٹوٹ جائے گی اور اگر کچھ دیر بعد ہو تو اس کا کچھ اثر نہ ہے مثلاً کسی نے فلاں کو ناشتہ کرنے کہا کہ میرے ساتھ ناشتہ کر لو۔ اس نے کہا خدا کی قسم ناشتہ نہ کروں گا اس کے ساتھ ناشتہ نہ کیا قسم نہ ٹوٹی اگرچہ گھر جا کر اسی روز ناشتہ کر لیا ہو۔

یمینِ مرسل کی تعریف؟

قسم میں کچھ وقت مقرر نہ کیا ہو اور قصر دینے سے کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہو تو مرسل ہے مثلاً قسم کھائی زید کے گھر جاؤں گا۔ زندگی میں جب بھی گیا قسم پوری ہو گی۔ اگر نہ گیا یہاں تک مر گیا تو قسم ٹوٹ گی۔

حکم:

قسم کھائی کے فلاں کو ماروں گا

یہاں تک دونوں میں سے ایک مر گیا قسم ٹوٹ گی جبتک دونوں زندہ ہوں اگرچہ نہ مارا قسم نہ ٹوٹی

S M T W T F S DATE:

یمین موقت:

وہ قسم جس لیتے کوئی وقت 1 دن یا کم و بیش مقرر کر دیا گیا ہو مثلاً قسم کھائی کہ روٹی آج کھاؤں گا اور آج نہیں کھائی قسم ٹوٹ گی

حکم:

اگر وقت معین کے اندر قسم کے خلاف کیا تو ٹوٹ گی ورنہ نہ ٹوٹی مثلاً قسم کھائی اس گھڑے میں پانی ہے اسے آج پیوں گا آج نہ پیا قسم ٹوٹ گی کفارہ دینا ہوگا اور پی لیا قسم پوری ہوگی۔

جن الفاظ سے قسم منعقد ہوتی ہے؟

1: اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی قسم۔
2: غیر اللہ کی قسم۔

اللہ تعالیٰ کی ذات صفات کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ کی ذات صفات کی قسم کھانے سے منعقد ہوگی مثلاً: اللہ کی قسم، خدا کی قسم۔ رحمان کی قسم۔

صفات کی قسم کی مثال؟

(1) کلام اللہ کی قسم (2) قرآن کی قسم

M T W T F S DATE:

3. کبرائی کی قسم وغیرہ

غیر اللہ کی قسم:

غیر اللہ کی قسم کھانے سے منعقد نہیں ہوتی نہ ہی کفارہ ہے مثلاً رسول اللہ علیہ وسلم کی قسم
کعبہ کی قسم۔
عرش کی قسم۔
مکہ مدینہ کی قسم۔

قسم کی شرائط

قسم کی چند شرائط ہیں جو درج ذیل ہیں اگر یہ شرائط موجود نہ ہوں تو کفارہ لازم نہ آئے گا۔

1۔ قسم کھانے والا مسلمان ہو
2۔ عاقل ہو بالغ ہو،
3۔ جس چیز کی قسم کھائی عقلاً ممکن ہو۔
4۔ قسم اور جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو۔ درمیان میں فاصلہ آ گیا تو قسم نہ ہے

M T W T F S DATE:

کتاب ایمان

ایمان کا لغوی معنی؟

ایمان کا لغوی معنی پختہ کرنا ہے۔

قسم سے مراد کیا ہے؟

تبرکا: پختہ کرنا اللہ کے ذکر کیسا تو قسم کہلاتا ہے۔ یا معلق کرنا کسی چیز کے ساتھ۔

قسم کی اقسام:

یہ تین ہیں یعنی قسم جس کا اعتبار کیا ہے شرع نے اور نہیں تین اقسام پر احکام مرتب ہوتا ہے۔ لیکن مطلق قسم تین سے زیادہ ہیں جیسے ماضی کی یکی قسم کھانا

مثال:

زید کل لاہور گیا تھا۔ اللہ کی قسم -----------
ہماری مراد کہ احکام مرتب ہوتے ہیں اس پر (ماضی) پر اور بکثرت مرتب ہوتی مخصوص ہیں اور لغو پر بکثرت نہیں ہے اور منعقدہ پر کفارہ ہے۔
قسم اٹھانا فعل پر یا کسی کام کے نا کرنے پر ماضی میں جھوٹی قسم کھانا جان بوجھ کر مخصوص ہے۔

M T W T F S DATE:

ممکن ہے اس کا ارادہ کرنا اہل نحاۃ والے فعل پر
یا اہل کلام والے فعل
اہل نحاۃ کا فعل؟
وہ جو تین زمانوں سے ملے بغیر اپنا معنی ظاہر
نہ کرے، ماضی، حال، مستقبل۔
وہ مصدر ہے اہل کلام کے نزدیک فعل مصدر ہے اور
وہ عام ہوتا ہے کہ وہ قائم بالفعل ہو یا جمادات
ہو جیسے اللہ کی قسم ہوا چل رہی ہے۔

اعتراض

اگر کہا جائے اللہ کی قسم یہ پتھر ہے تو یہ قسم
کس طرح صحیح ہوگی کہ اسلئے کہا جائے کہ یہ
قسم فعل پر ہے۔

جواب

اس کے اندر کلمہ "کان"، یا "یکون"، مقدر ہے
اگر ماضی کا ارادہ کریں تو "کان" مقدر ہے اگر مستقبل
کا ارادہ کریں تو "یکون" مقدر ہے۔
ترک سے مراد فعل کا نہ پایا جانا اور "کذبا" حال
ہے حلف کی ضمیر سے۔ پھر غموس کا حکم بیان
کیا۔ اس پر گناہ ہے۔ پھر عطف کیا "کاذبا" پر
"ظانا" کا اس قول کا حکم معافی کی امید ہے۔

DATE:

پھر کیا گیا "مثل اُذُ تَرَن" پر عطف وعلی آیت مقدرہ کیوں؟

زیادہ اچھا اور بہتر بات یہ ہے تو آیت مقدرہ کیا جائے کلمہ علی کے علاوہ۔ اس طرح عطف ہو جائے ماضی پر اگر جب ذکر کیا لفظ "علی" کو تو اس وقت عطف ہوگا "مثل اُذُ تَرَن" پھر ضروری ہے کہ آیت کو مقدر مانا جائے اسوقت فعل اُذُ تَرَن موصوف ہوگا اس وقت اس میں اطناب ہوگا مقدر عبادت کے جواب کیسا تو جو مذکور نہیں ہے

اعتراض

اگر آپ کہیں: قسم جیسا کہ اس کا اطلاق ہوتا ہے ماضی، مستقبل پر اسطرح حال پر بھی اطلاق ہوگا تو آپ نے ذکر کیوں نہیں کیا؟ کہ وہ قسم کی اقسام میں سے کونسی قسم ہے؟

الجواب:

جناب اس نے دقیق معنی کی وجہ سے ذکر نہیں کیا۔

دقیق معنی کی تشریح

بے شک کلام حاصل ہوتا ہے سب سے قبل ذہن میں
بعد میں انسان زبان کیا تو اس کی تعبیر کرتا ہے
اور خبریں متعلق ہوتیں ہیں زمانہ حال کے ساتھ
جب ذہن میں حاصل ہو جب انسان اس کو زبان
کیا تو تعبیر کرتا ہے۔ جب تعبیر زبان کے ساتھ تعبیر
مکمل ہوتی ہے تو قسم منعقد ہوتی ہے زمانہ حال
ہو جاتا ہے ماضی یمین کے منعقد ہونے کے
زمانہ کی طرف نسبت کرتے ہیں (آہوئے)

مثال

کتب بالقلم: اس نے کہا تو اس لئے ضروری ہے
ہے کہ تقلم سے قبل لکھنا پایا جانا ضروری ہے

M T W T F S DATE:

یمین منعقدہ میں کفارہ ہے فقط۔ اگر حانث ہو تو بعد

عبارت میں "فقط" کیوں ذکر کیا؟

فقط اسلئے ذکر کیا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب سے بچنے کیلئے غموس میں کفارہ سے بچنے کیلئے۔ اگر بھول جائے یا مجبوراً قسم اٹھائی اور حانث ہو گیا یعنی کفارہ واجب ہے اگر قسم اٹھاتی بھول کر یا مجبوراً

امام شافعی علیہ الرحمہ کا مذہب

فرماتے ہیں کفارہ واجب نہ ہو گا۔ اگرچہ جان بوجھ کر یا مجبوراً قسم اٹھائی یا حانث ہوا

دلیل:

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ))

ترجمہ:

بے شک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

وقال في الهداية :

ارادہ کرنا قسم میں مجبوراً اور بھول کر برابر ہے

والمراد بالناسي

بھولنا: وہ قسم جس میں ارادہ نہ کیا ہو۔ اگر کسی نے کہا۔ کیا تم میرے پاس نہیں آؤ گے جواباً کہا کیوں نہیں اللہ کی قسم لیکن قسم کا ارادہ نہ کیا تھا۔ اگر حانث ہوا غلطی سے اور مجبوراً کفارہ واجب ہے کیونکہ فعل حقیقی نہیں پایا جاتا غلطی اور مجبوری میں بے ہوشی بالکل۔

جن الفاظ سے قسم منعقد ہوتی ہے۔

رحمٰن، حق، اللہ کی عزت کی، رحیم، صفات کی، جلالت کی، کبریائی کی، عظمت کی، اللہ کی قدرت کی قسم کھانا قسم منعقد ہو جائے گی۔

جن الفاظ سے منعقد نہیں ہوتی :

نبی، قرآن، کعبہ، صفت نہیں ہے جیسے رحمت، علم، رضا، غضب، بلکہ، عذاب، قول ہے: اللہ کی محمد کی، اللہ کا ارشاد، اور اللہ کے وعدے کی۔

M T W T F S DATE:

اگر دو کی کیے میں قسم اٹھاتا یا حلف اٹھاتا ہوں۔
اور میں گواہی دیتا ہوں اگرچہ اس نے اللہ کے
نام کیسا نہ کہا ہو۔ کہا کہ مجھ پر منت ہے یا قسم ہے
یا عہد ہے اگرچہ اس نے اللہ کی طرف اضافت نہ
کی ہو۔

مسئلہ: اگر فلاں نے یہ کام کیا وہ کافر ہے
وہ کافر نہیں ہوگا اگر اس کیسا تو ماضی مضارع مستقبل
میں ملا یا ہو۔
بعض نے کہا اگر اس نے ماضی کیسا تو معلق کی تو کافر
ہو جائے گا۔
اور وہ کافر نہیں ہوگا اگر وہ جانتا ہو کہ یہ یمین ہے
کہ اس کے نزدیک کافر ہوگا حلف کیسا تو
(وسوگند خورم بخدای یا بطلاق زن)

قسم کے الفاظ:

واؤ، با، تا 1، 2، 3

قسم کا کفارہ:

غلام آزاد کرنا
10 مسکین کو کھانا کھلانا
یا کپڑے دینا ایسا کپڑا جس سے بدن چھپ جائے
اگر عاجز ہو کفارہ سے تو 3 روزہ رکھے گا۔

نوٹ:

حانث کے بغیر جائز نہیں ہے۔

M T W T F S DATE:

مسئلہ:
حانث ہونے سے قبل کفارہ دینا جائز نہیں ہے (عندنا)
خلافاً امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
ان کے نزدیک قسم سبب ہے کفارہ کیلئے
اور حانث ہونا شرط ہے وجوب ادا کیلئے۔
پس کفارہ مقدم کرنا جائز ہے

وعندنا:
حانث ہونا شرط ہے کیونکہ قسم منعقد ہوتی
ہے پورا کرنے کیلئے

دلیل:
حقوق اللہ عزوجل میں مال غیر مقصود ہے
اور کفارہ مال ہے۔ اور غیر مال برابر ہے۔ بے
شک نفس وجوب عبادت میں نہیں
اور نفس وجوب متعلق ہیں پر اور وہ حاصل
ہوتی ہے عبادات سے

(شرح تنقیح)

مسئلہ:
جس نے قسم اٹھائی گناہ والے کام پر مثلاً میں
باپ سے بات نہ کروں گا۔ حانث ہو
گا تو کفارہ بھی ہو گا۔
اگر کفر کے بعد مسلمان ہوا تو اس پر کفارہ نہ
ہے

مسئلہ:
کوئی بھی گناہ پر قسم اٹھائے تو لازم ہے حانث

ہو اور کفارہ ادا کرے

مسئلہ

جو اپنی ملک میں سے کوئی چیز حرام کرے تو حرام نہ ہوگی اگر وہ کام کرے تو کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

قاعدہ

ہر حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینا وہ حرام نہ ہوگی۔

مسئلہ

(شب دوسی) کو اپنے اوپر طلاق والی کر کے کہہ دینا اسی پر فتویٰ ہے۔ اس نے کہا میں وطی نہ کروں گا تو اگر وطی کر لی تو کفارہ دینا ہوگا۔

جیسے فارسی میں ہے حرام بدست راست کنم بروی حرام (للعرف)

مسئلہ

جس نے مطلقاً قسم کھائی یا معلق کی شرط پر میری غائب شدہ چیز مل جائے اگر مل گئی قسم پوری ہوگی اور اس کو نہیں لٹایا جائے گا اگر قسم کھائی میں زنا کروں گا گنہگار ہوگا چوری کرنے کا اور ترک کرنے کا حکم یہی ہے کہ کفارہ دے گا

مسئلہ

جس نے قسم کہی تو ساتھ ان شاء اللہ الکریم ملا یا تو قسم باطل ہے۔

باب الحلف بالفعل

حلف بالفعل کے بارے میں باب ہے۔
اگر کسی نے قسم اٹھائی میں اس بیت میں داخل نہیں ہوں گا۔ وہ حانث ہو جائے گا اگر وہ بستان یا چھت پر جائے سے اس کعبہ میں جائے سے یا مسجد میں جانے سے بیعہ یہودیوں کی عبادت گاہ یا برج گاہ، یا دہلیز گھر کے دروازے سائبان جیسے قسم کھائی اس میں گھر میں داخل نہ ہوں گا پس وہ ویرانہ میں داخل ہوا۔

خیم ابد:

ایسا گھر جو صحرا میں بنایا گیا ہو اس کے بعد وہ گر گیا۔
اور اس گھر میں داخل ہوں گا اگر داخل ہوا تو حانث ہو گا اگرچہ منہدم ہوا ہو یا بعد میں کوئی دوسری بناء رکھی گئی۔ یا چھت پر ٹھہرا۔

وقیل:

حانث نہ ہو گا اگر وہاں مسجد بنا دی گئی، حمام، باغ، کوئی دوسرا گھر۔
یا حمام کے منہدم ہونے کے بعد گیا، گھر کے منہدم ہونے کے بعد کیونکہ اسم دار کا اطلاق ہو رہا ہے۔

مسئلہ :

گھر میں داخل نہ ہوں گا

یا اس نے کہا میں اور وہ دروازہ میں کھڑا ہوا اور دروازہ بند کر دیا گیا، اور وہ باہر ہی رہا۔

یا اس گھر میں داخل (سکونت) اختیار نہ کروں گا حال یہ ہے کہ اس گھر میں کھڑا ہے۔

یا اس نے کہا میں کپڑے نہیں پہنوں گا حال یہ ہے کپڑے پہنے ہوئے ہیں

اس نے کہا میں اس پر سوار نہیں ہوں گا۔ حال یہ ہے کہ اس پر سوار ہے۔ اور وہ منتقل ہوگیا، اور کپڑے اتار دیے اور سواری سے اتر گیا فوراً اگر نہ اترا تو یہ نکلا تو حانث ہو جائے گا۔

مسئلہ :

یا اس نے کہا کہ میں

فصل

الیمین فی والاتیان والرکوب وغیر ذالک

کسی نے قسم اٹھائی میں گھر سے باہر نہیں نکلوں گا
تو کسی نے اٹھا کر باہر نکالا۔ وہ حانث نہیں ہو جائے
گا،
اور حانث نہ ہو گا اگر اس کو حکم سے باہر نکالا ہو،
ناپسند سمجھتا ہو یا راضی بھی ہو
اور مثال ہیں گھر میں داخل نہ ہوں گا حکم طور پر
اگر کسی نے قسم اٹھائی میں گھر سے نہ نکلوں گا مگر
جنازہ کیلئے پھر وہ اس کی طرف نکل گیا بعد میں
کسی اور کام کی طرف نکل گیا تو اس صورت میں
حانث نہ ہو گا۔
اگر کسی نے کہا میں مکہ کی طرف نہیں نکلوں
گا پس وہ نکل گیا اس کے طرف اور واپس لوٹ
آیا۔ حانث ہو جائے گا۔
اگر اس نے کہا میں مکہ میں نہیں آؤں گا وہ حانث نہ
ہو گا جبکہ داخل نہ ہو جاوے بعد میں صحیح قول کے مطابق
کہا یہی ہے۔
کسی نے قسم اٹھائی میں مکہ ضرور آؤں گا۔ اور
حانث نہ ہو گا موت کے وقت تک انتقال کیا جائے گا
اگر اس نے کہا میں مکہ کل ضرور آؤں گا اگر

اسی طرح یمین سے مراد یہ ہے کہ نئے مالی، بدنی،
اگر بارش ہو رہی، یا کوئی مہمان آگیا اور دیگر نیت ہو چکی
گی تو کہا میری نیت تو یہ تھی تو اس کو محمول کیا
جائے گا ہر حال حانث ہو وے گا۔

مسئلہ:

اگر کسی نے کہا میں آپ کے ساتھ ناشتہ کروں گا
اور اس نے ناشتہ کیا تو حانث ہو وے گا۔ اور
مطلق ناشتہ مراد ہے

كِتَابُ الْحُدُوْد

حد ایسی سزا ہے جو اللہ کی طرف سے واجب ہے
تعزیر : جو مقرر نہیں ہوتا اس جرم میں لازمی
قصاص : مثلاً بدلہ لینا
کیونکہ اللہ نے ہی وجہ دی ہے قصاص کو ولی کو
حق ہے قصاص کا

زنا کی تعریف؟

ایسی وطی ہے جو شرمگاہ میں کی جائے
جو ملک اور شبہ ملک سے خالی ہو ملک۔ باندی لونڈی
شبہ طلاق مغلظہ والی ہے

زنا ثابت کس طرح ہو گا؟

زنا چار گواہوں کی گواہی سے ثابت ہو
گا دفعہ وطی سے ثابت نہیں ہو گا "امام" پوچھے گا
زنا سے متعلق کیسے ہوا؟ کب ہوا؟ کہاں ہوا
کس کیساتھ ہوا؟

ماہیت؟

ما ھُوَ اِمالیفا ہے ماہیت کے بارے میں سوال
ہو گا۔ کیونکہ شریعت نے اس کے عمل وہ بھی
زنا کا نام دیا ہوا ہے۔

کسطرح ہوا؟

کیف ھُوَ اَمّا الکیفیہ یقیناً وطی ختنین کے ملنے
سے علاوہ بھی ہوتا ہے اگر بیان کر دے

عورت کی مرد کی شرمگاہ

س جگہ؟

واقعہ این کہاں ہوا؟

وقت کونسا؟

واقعہ متی کب ہوا؟

سئلہ:

واما من المدینۃ ہوسکتا ہے
یہی وطن بھی ہو جو شہر والی ہو

سئلہ:

ہم نے دیکھا ہے اس نے عورت سے
طی کی ہے جیسے سرحد دانی کی سرحد تی سرحد
ہیں ہو. اب قاضی فیصلہ کرے گا یہ زنا حکم
گائے گا.

سئلہ:

اگر بندہ خود آ کر کہا میں نے زنا کیا ہے
ہ اقرار چار مجلسوں میں کرے گا پھر سوال
رے گا

سئلہ: ہر مرتبہ ٹید لٹا ٹید جائے گا کہ

بار تیرے میں غلطی ہے امام دو مرتبہ ٹید لٹائے گا
ب کہ چار ہو تو اقرار کرے گا این متی
ال ہوا ل یہ پوچھا جائے کیونکہ شہادت اقرار
رتی ہے

اور بیان کرنے کے بعد قاضی تلقین کرے رجوع کرنے کی شاید تو چھوا ہو بوسہ لیا وطی شبہ والی ہو اگر اس نے رجوع کر لیا جائے تو اس کو چھوڑ دیا جائے یا سزا کا حکم دیا جائے۔

فصل حد قائم کرنے کے متعلق

جو آزاد مکلف مسلمان ہو۔ اس نے نکاح صحیح کیا تو وطی کی دونوں فاعل مفعول محصن مسلمان پر رجم ہے تو دونوں کو رجم کرینگے میدان میں حتیٰ کہ مر جائیں مارنے کی ابتدا شاہد کرینگے۔

اگر گواہ کرنے نائب ہو جائیں یا مر جائیں تو حد ساقط ہو جائے گی قاضی مارے گا پھر لوگ۔ اگر زانی اقرار کرے گا تو امام ابتدا کرے گا پھر لوگ اس کو غسل دیا جائے کفن

کوڑے کے احکام:-

سو کوڑے متوسط کوڑے ہونگے

مرد کے احکام:-

اگر مرد ہے تو کپڑے اتارے گیں الّا ستر متفرق جگہ پر لگائے گیں

1: سر ننگا

2: چہرہ

3: ستر

بہر کیف لگائی گئیں۔ ہر حد میں

مجرم کو بعض حد لگے گی۔

علاج کو اجازت کے بغیر نہ لگا سکے

عورت کے احکام:

حد میں عورت کے کپڑے نہ اتاریں جبکہ روئی
بٹھا کر گڑھا کھود کر لگائی جائے کوڑے اور جسم کو
جمع کرنا نافع اور جلا وطن کو بھی مگر سیاست کے فیصلہ

بامرد وعورت کے لیے

مریض کے احکام:

اگر مریض نے جماع کیا ہے تو رجم کر سکتے ہیں
کوڑے نہ لگائے جائیں

حاملہ کے احکام:

وضع حمل ہو جائیں کوڑے نفاس
میں چالیس دن کی مدت کے بعد

باب وطی سے حد واجب ہونے یا نہ ہونے کے متعلق

شبہ حد کو ساقط کرتا ہے

(1 فعل (2 محل

فعل سے شبہ:

فعل میں شبہ وطی کرنے والا

M T W T F S DATE:

(دلیل لا غیر دلیل) غیر دلیل کو دلیل کی حالت کرتا ہے

مجرم پر حد نہیں ہوگی زوجہ کی لونڈی آقا کی لونڈی

مرھون کی لونڈی ، تین طلاقوں والی عورت

خلع والی عورت ، آزادی کی عدت والی

ان پر شبہ کی وجہ سے حد نہ ہوگی

اصول و فروع میں فرق:

اصول اور فروع میں فرق ہوتا ہے

باپ اپنی لونڈی کے ساتھ وطی کا وہم رکھنا

شوہر کی لونڈی سے وطی کرنا۔

کیونکہ زوجہ کے مال کا شبہ،

غلام کے مال کا شبہ،

ہم نے ان کو سمجھا ملک۔ تو وطی کر لیا۔

نکاح کا اثر باقی رہنا (عدت)

محل میں شبہ:

محل میں شبہ جو دلیل شرعی اس

حرمت کو ختم کر دیتی ہے۔

حد واجب نہ ہونے کی صورتیں:

حد نہ ہوگی اگر حرام اقرار

کرلے جس کے حرام ہونے پر کوئی دلیل نہ ہو

1: طلاق بائنہ سے وطی،

2: بائع نے وطی کرے،

3: حق میں لونڈی دی تو

قال علیہ السلام: انت و مالک لابیک (محل میں شبہ)

بعض صحابہ کے نزدیک اگر طلاق بائنہ دی تو اگر وطی کر لی تو کچھ نہیں ہے

مبیعہ لونڈی سے وطی کر لی قبل القبض تو
مہر میں بھی یہی حکم ہے

اگر نسب ثابت کرے تو محل میں ثابت ہوگا نا کہ فعل میں۔

۱: اگر ذمیہ سے زنا کیا۔
۲: مسلمان نے حربیہ سے کیا۔
۳: ان پر حد واجب نہیں ہوتی۔

تمام میں لگے گی چاہے حربی چاہے ذمی

ذمی میں لگے گی حربی میں نہیں
لگے گی۔

کسی اجنبی عورت سے حد سے نہ ہوگی اگر کہا دلہن
کہا گیا۔

محرم عورت سے نکاح کیا تو حد واجب نہ ہوگی۔
امام اعظم کے قول پر

کسی سبب رعایت کے خلاف ہے ایسا حد میں ہو گی
اگر ایک ریاکار دو سے اور کر دو کسی ذات کا اقرار
کرے تو مرتد سے دیا گیا اور کی حد واجب
ہو گی۔

خلیفہ کو حد نہیں لگے گی

اگر مال کو تلف کیا تو ضامن ہو گا

زنا کی گواہی اور رجوع کرنے کا باب

جس نے پرانی حد کی گواہی دی جو امام سے بعید ہے تو قبول نہیں کی جائے گی مگر تہمت کی حد کے بے شک یہ تہمت بندے کا حق ہے یہ ساقط نہیں ہو گی۔

مسئلہ 1:

اگر چوری کی پرانی گواہی دی تو ضمان ساقط نہ ہو گا کیونکہ یہ بندے کا حق ہے۔

مسئلہ 2:

اگر پرانی حد کا خود اقرار کیا پھر حد لگے گی۔

شراب کی حد کی مدت

شراب کی حد پرانی سے مراد منہ سے بو بو کا زائل ہونا ہے

شراب کی حد: 80 کوڑے

شراب کے علاوہ کی حد کی مدت ایک مہینہ ہے

سبق 3:

1 زنا کی گواہی دی تو عورت باقی ہے مرد پر حد لگے گی
2 اگر چوری کی گواہی دی تو حد نہ لگے گی لیکن...
3 چوری کے مال کا ضامن ہونا شرط ہے۔ اگر چار
4 بندوں نے گواہی دی لیکن فاسق ہیں اختلاف ہو
5 تب بھی حد لگے گی یا زنا کا اقرار کیا اور عورت مجہول
ہے۔

اس میں موافقت دوسرے کو نہیں ہو
اور مقر کا جاہل ہونا عورت سے

کن صورتوں میں حد نہیں لگے گی

1 وطی والی عورت مجہول ہے۔ مرد پر ہوگی حد
2 چار بندوں نے گواہی دی لیکن اختلاف ہو گیا۔ زمانہ میں یا
3 یا مقام میں اختلاف ہو گیا۔ یا باقرہ ثابت ہو گی۔ یا فاسق ہو
گے گواہ۔
4 چار نے گواہی دی چار اور آگئے انہوں نے کسی
وقت اور کا اختلاف ہوا

کن صورتوں میں گواہوں پر حد ہوگی

1 گواہی دینے والے اندھے ہیں
2 〃 〃 〃 کو حد قذف لگ چکی ہے۔
3 〃 〃 〃 نہیں ہیں ایک کو حد لگ چکی ہے یا
4 ان میں سے ایک غلام ہے۔
5 جن کی حد سے گواہوں پر حد لگی تو تاوان اس پر نہ ہوگی۔

مسئلہ 6:

اگر رجم کر دیا گیا گواہی جھوٹی ہے و دیت بیت المال سے لیا جائے گا۔

گواہی نے بعد رجوع کر لیا تو حد تو لگے گی و دیت کا چوتھائی حصہ دے گا۔ (١٠٠ انثو)

کی بندوں نے گواہی دی۔

مسئلہ 7:

چار گواہوں نے زنا کی گواہی دی جانچ پڑتال کی بعد میں میں رجم کر دیا تو بعد میں ودیعت بیت المال سے لی جائے گی۔

مسئلہ 8:

اگر نہیں کیا رجم کر دیا گیا تو بیت المال سے ہی تاوان دیا جائے گا

اگر زنا کی گواہی دی تو جان بوجھ کر پھر بھی شہادت قبول کی جائے گی۔

[illegible]

[illegible]

شراب پینے کی حد

کے متعلق باب

مسئلہ حد شرب خمر غلام کی طرح ہے: 80 کوڑے
اگر غلام ہے نصف ہے حد
اگر منہ سے بو دور ہو گئی حاکم کے پاس لانے سے پہلے بو زائل ہو گی
تب بھی حد لگے گی۔
یا نشہ کیا عقل زائل ہو گی نبیذ پینے سے بھی۔
چاہے مرتد نے اقرار کر لیا
2 آدمی گواہی دیں۔
یا جان لیا گیا شراب رضامندی کے ساتھ پی ہے
سب مذکورہ صورتوں میں حد لگے گی جب ہوش آ جائے گی

حد نہ لگنے کی صورتیں

1: اگر اقرار کیا یا اس پر گواہ ہیں بو زائل ہونے کے
2: بعد آئے۔
3: یا قے کر دی۔
4: بدبو پائی گئی
5: نشہ کا اقرار کیا
مذکورہ صورتوں میں حد نہ لگے گی

نہ لگنے کی وجہ:

بدبو کے زائل ہونے کے بعد حد نہیں لگتی

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ:

نشہ حد واجب ہونے کا سبب ہے

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ:

چلنے کی صورت میں ظاہر ہو گا

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ:

اگر نشہ کی حالت میں کفر کہہ دیا اس پر اس کی بیوی حرام نہیں ہو گی۔

حد لگانے کا طریقہ

کپڑے اتار دیں الّا ازار متفرق جگہ پر کوڑے لگائیں جس نے محصن پر تہمت لگائی زنا کی پہاڑ پر کیا تو باپ کا بیٹا نہیں ہے۔ یا کہا اے زانیہ کے بیٹے جس کی ماں مر چکی ہے پاک دامن ہے اگر اس نے طلب کیا مخاطب نے حد کو

DATE:

حد قذف کا باب

حد نہ لگنے کی صورتیں:

تو اپنے دادا کا نہیں ہے اگر اسکی دادا کی طرف ہو یا چچا کی طرف یا ماموں کی طرف نسبت کی تو حد نہیں لگے گی۔

۱ اے نبطی ۲ اے آسمان کے پانی کے بیٹے
۳ جرم چھا ہے اس نے تہمت لگائی ۴ باپ ۵ بیٹا ۶ دادا حد کو طلب کر سکتے ہیں۔

جب آقا نے غلام کی ماں پر تہمت لگائی بیٹا طلب نہیں کر سکتا (مطالبہ) نہیں کر سکتا۔

آدمی نے بیٹے پر لگائی تو باپ مطالبہ نہیں کر سکتی ان میں وراثت بھی نہیں ہوتی معاف کرنا بھی نہیں ہوتا یہ معاوضہ بھی نہیں لے سکتے

معاف نہ ہونے کی وجہ:

اگر مقذوف معاف کر دے قاضی پر حد لگے گی۔ پھر بھی

حد لگنے کی صورتیں:

اگر کہا اے زانی اس نے کہا تو زانی۔ بیوی کو کہا اے زانی بیوی نے کہا تو زانی لعان و حد نہیں ہو گا اگر

اگر بندے نے اپنے بیٹے کا اقرار کر دیا پھر نفی کر دی کہا میرے بیٹے میں سے نہیں ہے یہاں کوئی جز وجہ

نہیں ہوگی۔ اگر زنا کی گواہی دی۔ اگر عورت لعان
کر چکی ہے۔

لعان والی عورت کو گالی دی۔

جس نے بذات خود وطی کی، وطی مدلس کی

یا مشترکہ لونڈی سے وطی کی۔

جس نے زنا کیا حالت کفر میں بعد میں مسلمان ہو گیا۔

حرام لغیرہ میں ملوث کی حائضہ سے وطی کی

مجوسی سے نکاح تو جائز ہے۔

دیگر مختلف جنایات اکٹھی ہو جائیں۔

ایک طرح کی جنایات

فصل فی التعزیر

تعزیر حد سے کم سزا دینا تعزیر کی اصل عزر ہے۔ معنی رد ہے

اس کی اکثر سزا 39 کوڑے ہیں

کم سے کم 3 کوڑے ہیں۔

قاضی اس کو سزا دینا تو قید کرے گا۔

سخت سزا دے گا۔

پھر زنا کیلئے 1

پھر قذف کیلئے 2

قذف مملوک کیا تو 3

یا مسلمان کو کہا اے فاسق کے بیٹے۔ 4

یا کہا اے کافر 5

یا کہا اے خبیث 6

یا کہا اے چور 7

یا کہا اے فاجر و فاسق 8

یا کہا اے ہیجڑے۔ 9

یا کہا اے خیانت کرنے والے 10

یا کہا اے لوطی 11

یا کہا اے زندیق 1

یا کہا اے چور 1

یا کہا اے دیوث

یا کہا اے بھڑوے۔

یا کہا اے شراب پینے والے